بسم اللہ الرحمن الرحیم

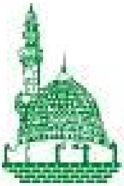

اِستغفار کی برکات

(اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرنے کا اجر و ثواب، برکات و ثمرات)

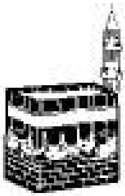

زیرِ سرپرستی اعلیٰ

حضرت مولانا محمد بشیر فاروق قادری

بانی سیلانی ویلفیئر انٹرنیشنل ٹرسٹ

از قلم

مفتی محمد راشد القادری

اسلامک ریسرچ اسکالر و مبلغ سیلانی ویلفیئر انٹرنیشنل ٹرسٹ

اسسٹنٹ پروفیسر اسلامک اسٹڈیز گورنمنٹ ڈگری کالج کراچی

سیلانی ویلفیئر ٹرسٹ کے زیرِ اہتمام تمام دینی محافل کی FREE ALERT حاصل کرنے کے لئے

FOLLOW SAYLANIWELFARE لکھ کر 40404 پر (SMS) ایس ایم ایس کریں

اس کے بعد آپ کو حضرت مولانا محمد بشیر فاروق قادری صاحب کی تمام دینی محفلوں کی اطلاع ملتی رہے گی

آزاد پبلشرز ۵۶، اردو بازار کراچی

PH : 32631839,32620178 FAX : (92-21) 33627638

E-mail : azadpublishers@gmail.com website : www.azadpublishers.com

انتساب

ہم اس کتاب کو سرورِ دو جہاں شاہِ کون و مکاں ﷺ کی طرف منسوب کرتے ہیں اور اس کا ثواب بالخصوص سرکار ﷺ اور آپ ﷺ کی ساری امت کے لئے ایصال کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب سے امتِ مسلمہ کو استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے لئے ذریعۂ نجات بنائے۔ آمین

جملہ حقوق بحق پبلشرز محفوظ ہیں

اس کتاب کے جملہ حقوق محفوظ ہیں اس کتاب کا کوئی حصہ الیکٹرانی، میکانی، فوٹو کاپی، ریکارڈنگ یا اور کسی طریقے یا شکل میں پبلشرز کی پیشگی اجازت کے بغیر نہ تو نقل اور نہ کسی طریقے سے محفوظ یا منتقل کیا جا سکتا ہے۔

کتاب .... استغفار کی برکات

بانی و سرپرستِ اعلیٰ ...... حضرت مولانا محمد بشیر فاروق قادری

مؤلف .... مفتی محمد راشد القادری

کتاب ڈیزائننگ ..... سید سمیر حسین

ٹائٹل ڈیزائننگ .... محمد فیضان بیگ

ناشر .... آزاد پبلشرز 56 اُردو بازار کراچی

Website : www.azadpublishers.com

تقریظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَحْمَۃٍ لِّلْعٰلَمِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ

اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل وکرم اور مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ کے صدقے وطفیل یہ کتاب بنام ﴿استغفار کی برکات﴾ (یعنی اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرنے کا اجر وثواب، برکات وثمرات) منظر عام پر آ رہی ہے۔

صاحبِ کتاب (مفتی محمد راشد القادری) نے استغفار کی فضیلت، اہمیت، اجر وثواب، اس کی برکات وثمرات کو روایات وحکایات کا جامہ پہنا کر بڑے احسن انداز میں بیان کیا ہے جو قارئین پر عیاں ہے۔ اس قسم کے موضوعات عوام الناس میں توبہ واستغفار کا جذبہ پیدا کرنے کے لیے بڑے اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اس موضوع کا عنوان ہی قابلِ صد تحسین اور ذوقِ مطالعہ کی تسکین کے لئے کافی ہے۔

اللہ تعالیٰ اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول ومنظور فرمائے اور اس کے مؤلف مفتی محمد راشد القادری کے علم، عمل، عمر میں مزید برکتیں اور ترقیاں عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول ومنظور فرمائے اور ان کے علم، عمل، عمر میں مزید برکتیں اور ترقیاں عطا فرمائے۔ اور اپنے پیارے حبیب کریم ﷺ تمام انبیائے کرام علیہم السلام، صدیقین، شہداء وصالحین رضی اللہ عنہم اجمعین کے صدقے وطفیل ہمیں اپنے عقائد، اعمال واحوال کی اصلاح کرنے کی توفیق رفیق عطا فرمائے، اور اس کتاب کو ہمارے لیے ذریعہ نجات بنائے۔ (آمین یا ربّ العٰلمین)

العارض

فہرست

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
01	قرآنِ مجید میں استغفار کا بیان:	08
02	مغفرت کا آسان طریقہ:	08
03	اپنے محبوب کریم ﷺ کی بارگاہ میں جا کر استغفار:	09
04	مغفرت کے حصول کا ایک طریقہ:	09
05	مغفرت کے لئے درِ حبیب ﷺ کا انتخاب:	10
06	درِ مصطفیٰ ﷺ پر جانے کی حکمت:	10
07	درِ مصطفیٰ ﷺ پر سفارش باعثِ مغفرت ہے:	11
08	کتنی پیاری باتوں کا چرچا ہے...!	12
09	رسولِ کریم ﷺ کے حضور استغفار کرنے والوں کا مقام:	13
10	مستقل عذابِ الٰہی سے امن:	13
11	استغفار میں دنیوی و اخروی فائدہ:	14
12	استغفار پر خوشگوار زندگی کا وعدہ:	15
13	بارش کے لیے دعا و استغفار کی کثرت:	17
14	استغفار کرنے والوں کی ایک علامت:	17
15	قدرت کے وسیلے سے استغفار:	19
16	استغفار کی کثرت دلوں کو جلا دیتی ہے:	20
17	دلوں کے زنگ کی صفائی استغفار ہے:	20
18	آسمان و زمین بھر گناہوں کا کفارہ استغفار ہے:	21
19	حکایت: (مانگ جو آیا)	22
20	مغفرت مانگنے پر مغفرت عطا فرمانا:	23
21	تین باتیں اللہ کے غضب سے بچا سکتی ہیں:	23
22	خواتین کو بالخصوص صدقہ اور استغفار کا حکم:	24
23	ناشکری کی عادت:	25
24	استغفار نور ہے:	26
25	استغفار بہترین دعا ہے:	27
26	استغفار گناہوں کو مٹا دینے والا ہے:	27
27	خوش کر دینے والا نامۂ اعمال:	27
28	دن رات استغفار کی فضیلت:	28
29	ستر مرتبہ استغفار کی فضیلت:	29

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
30	ہر نماز کے بعد ستر مرتبہ استغفار کی فضیلت:	29
31	استغفار کی برکت سے پریشانیوں سے نجات:	30
32	رسول اللہ ﷺ کا روزانہ استغفار:	30
33	غروبِ شمس کے وقت ستر مرتبہ استغفار کی فضیلت:	31
34	سورج غروب ہونے سے پہلے استغفار کر لیں:	31
35	استغفار کرنے والے پر تعجب:	32
36	استغفار نجات ہے:	32
37	استغفار سے زیادہ نجات والی کوئی شے نہیں:	32
38	بہترین افراد استغفار کرنے والے ہیں:	33
39	گناہوں کی بیماریوں کا علاج استغفار ہے:	33
40	رب بندوں پر کتنا کریم ہے:	34
41	حکایت: (ایک نوجوان کا استغفار)	34
42	چار چیزوں پر چار کا وعدہ:	36
43	استغفار کی برکت سے مُردوں کی بخشش:	37
44	قبروں میں بھی استغفار فائدہ پہنچاتا ہے:	37
	استغفار کی خصوصی دعائیں اور بہترین کلمات	38
45	مختصر اور جامع استغفار کا طریقہ:	39
46	استغفار کی خصوصی دعا:	39
47	مختصر دعا اور مغفرت کی بشارت:	40
48	استغفار کی انمول فضیلت:	40
49	عظیم کلمات اور ستر ہزار فرشتوں کا استغفار:	41
50	مغفرت والے کلمات:	42
51	سید الاستغفار کی فضیلت:	42
52	عرش پر معلق کئے جانے والے عظیم کلمات:	43
53	مؤمنین کے لیے دعائے مغفرت کی فضیلت:	44
54	دعاءِ استغفار میں تمام مسلمانوں کو شامل کرنے کی برکت:	44
55	اربوں نیکیاں کمانے کا آسان نسخہ:	46
56	بنی آدم کے تمام پیدا ہونے والے بچوں کے لیے استغفار:	47
57	رب تعالیٰ کی ثناء کریں:	47
58	ماخذ و مراجع (Bibliography)	48

کتاب پڑھنے سے پہلے توبہ و استغفار کے مفہوم کو سمجھ لیں

اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل وکرم اور نبی کریم رؤف الرحیم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے صدقے وطفیل اس مختصر کاوش ﴿استغفار کی برکات﴾ کو قرآن مجید واحادیث طیبات میں وارد فضیلت و اہمیت، اور تفاسیر وشروحات میں موجود برکات وثمرات اور اس کے اجر وثواب کو ایک جگہ جمع کرنے اور آسان انداز میں سمجھانے کی سعی کی ہے۔

فی زمانہ توبہ واستغفار کا تصور عام ہے مگر پھر بھی اس کا معنیٰ ومفہوم پر غور وفکر کی ضرورت ہے۔تاکہ کماحقہٗ ہم اس نعمت سے استفادہ کرسکیں۔

عام طور پر توبہ واستغفار کا لفظ ایک ہی معنیٰ ومفہوم سمجھ کر استعمال کیا جاتا ہے۔مگر حقیقت اس کے برخلاف ہے۔تقریباً تمام محدثین کرام نے توبہ اور استغفار کو الگ الگ ابواب میں یعنی باب التوبہ اور باب الاستغفار کے عنوانات سے ذکر کیا ہے۔کیونکہ

استغفار کی حقیقت گزشتہ گناہوں کی معافی مانگنا ہے۔اور

توبہ کی حقیقت آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کرنا ہے۔

یوں کہہ لیں گناہ سے معافی مانگنے کا نام استغفار ہے۔

اور عیوب سے معافی مانگنے کا نام توبہ ہے۔

یا کبیرہ گناہوں سے معافی مانگنا استغفار ہے۔

چھوٹے گناہوں سے معافی کا نام توبہ ہے۔

یا ظاہری گناہوں سے معافی مانگنا استغفار ہے۔

اور باطنی گناہوں سے معافی مانگنا توبہ ہے۔

یا زبان سے گناہ نہ کرنے کا عہد استغفار ہے۔

اور دل سے گناہ نہ کرنے کا عہد توبہ ہے۔

خلاصہ یوں سمجھ لیں کہ قولی یعنی زبانی توبہ کا نام استغفار ہے۔

فعلی، عملی، دلی توبہ کا نام حقیقت میں توبہ ہے۔

فقط کانوں کو ہاتھ لگا کر منہ سے توبہ توبہ کرنا نہ حقیقت میں توبہ ہے اور نہ استغفار کی حقیقت ہے۔

اس کتاب میں ہمارا موضوع فقط استغفار ہے۔

استغفار ﴿غفر﴾ سے بنا ہے۔اس کا معنی ہے: چھپانا یا چھلکا و پوست۔

چونکہ استغفار کی برکت سے گناہ ڈھک جاتے ہیں اس لیے اسے استغفار کہتے ہیں۔

مگر ان تعریفات سے معصومین (انبیائے کرام اور ملائکہ علیہم السلام) مستثنیٰ ہیں۔ کیونکہ استغفار معافی مانگنا بھی ہے۔اس کو عام زندگی کی ایک مثال سے سمجھنا بہت ہی مفید ہوگا۔ایک وہ شخص ہوتا ہے جو جان بوجھ کر غلطی کرتا ہے، پھر آ کر کہتا ہے (sorry) معاف کرنا غلطی ہوگئی ہے یہ اس کا ظرف ہے۔سامنے والا اعلیٰ ظرف ہو تو سارے غم بھول کر اس کی غلطی کو معاف کر دیتا ہے۔

ایک شخص وہ ہوتا ہے جس سے انجانے میں خطا ہو جاتی ہے پھر کہتا ہے: (sorry) معاف کرنا، خطا ہوگئی۔ یہ اس کا ظرف ہے۔سامنے والا بھی اس کی خطا کو درگزر کر دیتا ہے۔

ایک شخص وہ ہوتا ہے جس نے دانستہ یا غیر دانستہ کوئی غلطی یا خطا نہیں کی ہوتی، ہمارا اس سے کوئی تعلق بھی نہیں ہوتا، پھر بھی وہ آ کر کہتا ہے: اگر کبھی مجھ سے خطا ہوگئی ہو تو معاف کر دینا، یہ اس کا ظرف ہوتا ہے۔سامنے والا اس کی اعلیٰ ظرفی سے بہت متاثر بھی ہوتا ہے اور

بہت خوش بھی، کیونکہ اس کا ایک جملہ سامنے والے کا دل جیت چکا ہوتا ہے۔

بس اسی مثال کو سامنے رکھتے ہوئے ہم اپنے استغفار کو دیکھ لیں اور اللہ والوں کے استغفار کو دیکھ لیں ہمارا استغفار دانستہ وغیر دانستہ خطا کے بعد ہوتا ہے معصومین (انبیائے کرام اور ملائکہ علیہم السلام) کا استغفار حمد وثناء، تسبیح وتہلیل، تقدیس وتحمید کے بعد اپنی شایانِ شان ہوتا ہے۔

ہمارے لیے گزشتہ گناہوں پر ندامت وشرمندگی اور آئندہ گناہوں سے بچنے کا ارادہ توبہ ہے اور معافی چاہنا استغفار ہے۔ کیونکہ ہم لوگ گناہ کر کے توبہ کرتے ہیں اور خاص بندے گناہ نہیں کرتے اور پھر بھی توبہ کرتے ہیں، خاص الخاص نیکیاں کرتے ہیں اور پھر بھی توبہ کرتے ہیں کہ خدایا تیری شان کے لائق ہم سے نیکی نہ ہوسکی۔

اس کتاب میں رسول اللہ ﷺ کے توبہ واستغفار کی دعائیں وکلمات مذکور ہیں۔ یہ سب آپ ﷺ کے شایانِ شان ہے اور تعلیمِ امت اور نجاتِ امت کا بہترین ذریعہ ہیں۔ لہٰذا اپنی توبہ واستغفار پر اللہ والوں کی توبہ واستغفار کو قیاس کرنا سراسر حماقت وجہالت ہے۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ ہمیں سچی توبہ اور استغفار کی کثرت کی توفیق عطا فرمائے۔ ہمیں اپنے عقائد، اعمال واحوال کی اصلاح کرنے کی توفیق رفیق عطا فرمائے، اور ہماری اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول ومنظور فرمائے اور رہتی دنیا تک اس سے امتِ مسلمہ کو استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

محمد راشد القادری بن محمد حیات بن نور محمد بن محمد بخش اعوان عفی عنہم
اسلامک ریسرچ اسکالر، رکن شریعہ بورڈ آف سیلانی ویلفیئر انٹرنیشنل ٹرسٹ
اسسٹنٹ پروفیسر: اسلامک اسٹڈیز، سرسید یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی

قرآن مجید میں استغفار کا بیان:

قرآن مجید وفرقان حمید میں کئی مقام پر استغفار کا بیان ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۠ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ڞ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰي مَا فَعَلُوْا وَھُمْ يَعْلَمُوْنَ اُولٰۗىِٕكَ جَزَاۗؤُھُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ

اور وہ کہ جب کوئی بے حیائی یا اپنی جانوں پر ظلم کریں اللہ کو یاد کرکے اپنے گناہوں کی معافی چاہیں اور گناہ کون بخشے سوا اللہ کے اور اپنے کئے پر جان بوجھ کر اڑ نہ جائیں ایسوں کو بدلہ ان کے رب کی بخشش اور جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ ان میں رہیں اور کامیوں (نیک لوگوں) کا کیا اچھا نیگ (یعنی انعام) ہے۔(۱)

مغفرت کا آسان طریقہ:

امیر المومنین حضرت سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث سنائی اور انہوں نے سچ فرمایا کہ میں نے مدنی آقا ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو بندہ گناہ کر بیٹھے پھر احسن طریقے سے وضو کرے پھر کھڑے ہوکر دو رکعتیں ادا کرے پھر اللہ عزوجل سے استغفار کرے تو اسکی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی:

وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ

---

(۱) سورۃ آل عمران، آیت ۱۳۵، ۱۳۶

اور وہ کہ جب کوئی بے حیائی یا اپنی جانوں پر ظلم کریں اللہ کو
یاد کر کے اپنے گناہوں کی معافی چاہیں۔(۱)

اپنے محبوب کریم ﷺ کی بارگاہ میں بلا کر اِستغفار:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ
وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا

اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔(۲)

مغفرت کے حُصول کا ایک طریقہ:

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو مغفرت اور بخشش کے حُصول کا ایک طریقہ سکھایا ہے۔ چنانچہ

ارشاد فرمایا کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اُمتی دنیا بھر کے قصور کر کے اور اپنی جانوں پر طرح طرح کے ظلم کر کے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنا چاہیں تو انہیں چاہیے کہ وہ پہلے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو جائیں اور وہاں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کریں نیز یہ کہ اللہ کے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم بھی اُن کے حق میں سفارش کے دو بول، بول

---

(۱) ترمذی، کتاب الصلوۃ ماجاء فی الصلوۃ عند التوبہ، رقم: ٤٩٦، ج ١، ص ٤١٤

(۲) سورۃ النساء، آیت: ٦٤

دیں تو پھر یقیناً اللہ عزوجل کی رحمت کا دریا جوش میں آئے گا، گناہ ڈھل جائیں گے اور مغفرت مل جائے گی۔

مغفرت کے لئے درِ حبیب ﷺ کا انتخاب:

مذکورہ آیت پر غور کریں کہ مغفرت کی بھیک عطا کرنے والا اللہ ہے، مگر اس نے بخشش کے لئے اپنے گھر کعبۃ اللہ میں نہیں بلوایا:

نہ خانۂ کعبہ میں بلوایا۔۔۔ نہ حرمِ کعبہ میں بلوایا۔۔۔ نہ مقامِ ابراہیم کے پاس بلوایا۔۔۔ نہ صفا و مروہ پر بلوایا۔۔۔ بلوایا تو درِ مصطفیٰ ﷺ پر بلوایا تا کہ لوگوں کو پتا چل جائے کہ درِ مصطفیٰ ﷺ ہی درحقیقت ربّ کا در ہے۔ سب کچھ اِسی بارگاہ سے ملتا ہے، حتیٰ کہ بخشش بھی اسی در کے صدقے ہوتی ہے۔

بخدا خدا کا یہی ہے در نہیں اور کوئی مفر مقر
جو وہاں سے ہو یہیں آ کے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

درِ مصطفیٰ ﷺ پر بلوانے کی حکمت:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضری کی یہ برکت فقط آپ کی ظاہری زندگی تک ہی محدود نہ تھی بلکہ (جَآءُوْكَ) کا ارشاد قیامت تک ہے۔ اگر کوئی امتی روضۂ انور پر حاضر ہونے کی طاقت نہیں رکھتا تو کہیں سے بھی متوجہ ہو کر ہدیہ درود و سلام پیش کر کے عرض کر دے کیونکہ

نہ کہیں سے دور ہیں منزلیں نہ کوئی قریب کی بات ہے
جسے چاہے اس کو نواز دیں یہ درِ حبیب کی بات ہے

درِ مصطفیٰ ﷺ پر سفارش باعثِ مغفرت ہے:

امام ابوبکر احمد بن حسین بن علی بن عبداللہ البیہقی، متوفی ۴۵۸ھ نقل فرماتے ہیں:

حضرت ابوحرب ہلالی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نے فریضۂ حج ادا کیا، پھر وہ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دروازے پر آیا، وہاں اپنی اونٹنی بٹھا کر اسے باندھنے کے بعد وہ مسجد میں داخل ہوگیا، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر انور کے پاس آیا اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدمین مبارک کی جانب کھڑا ہوگیا اور عرض کیا:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

پھر حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں سلام عرض کیا، پھر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (کے روضۂ اقدس) کی جانب (دوبارہ) بڑھا اور عرض کرنے لگا:

یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، میں گناہوں اور خطاؤں سے لدا ہوا آپ کے دربار میں حاضر ہوا ہوں تا کہ آپ کے رب کی بارگاہ میں آپ کو اپنی بخشش کا وسیلہ بنا سکوں

(یارسول اللہ!) میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، میں آپ کے پاس گناہوں اور خطاؤں سے لدا ہوا آیا ہوں، اور میں آپ کے رب کے حضور آپ کو اپنا وسیلہ بناتا ہوں اور یہ (عرض ہے) کہ آپ (اپنے رب کی بارگاہ میں) میرے حق میں سفارش فرمائیں۔(۱)

دوسری روایت میں حضرت عتبی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ اعرابی (روتا ہوا وہاں

---

(۱) شعب الإیمان للبیهقی بفضل الحج والعمرة، ج ۳ ص ۴۹۵ الرقم الحدیث: ۴۱۷۸

سے) چلا گیا اور میری آنکھ لگ گئی، تو میں اسی وقت خواب میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا، آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مجھے فرمایا: اے عتبی!

اِلْحَقِ الْاَعْرَابِیَّ فَبَشِّرْهُ اَنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ غَفَرَلَہٗ

فوراً اس اعرابی کے پاس جاؤ اور اسے یہ خوشخبری سناؤ کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے اس کی بخشش فرما دی ہے۔(۱)

کتنی باتوں کا پتا چلا۔۔۔!

اس حدیث مبارکہ سے یہ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں محبوبانِ خدا کا وسیلہ اختیار کرنا سنت صحابہ ہے۔

یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب بندوں کی قبر پر جانا اور اپنی حاجت انکی بارگاہ میں پیش کرنا سنت صحابہ ہے۔

اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو وصال کے بعد یا رسول اللہ کہہ کر ندا دینا بھی سنت صحابہ ہے۔

یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرضِ حاجت کے لئے اُس کے مقبولوں کو وسیلہ بنانا ذریعۂ کامیابی ہے۔

قبر پر حاجت کے لئے جانا بھی (جَآءُوْكَ) میں داخل اور بزرگانِ دین کا معمول ہے۔ بعد وفات مقبولانِ حق کو (یا) کے ساتھ ندا کرنا جائز ہے۔

مقبولانِ حق مدد فرماتے ہیں اور ان کی دعا سے حاجت روائی ہوتی ہے۔

---

(۱) تفسیر القرآن العظیم لابن کثیر، تحت سورۃ النساء، الآیۃ: ٦٤، ج ١ ص ٥٢١

رسولِ کریم ﷺ کا وجودِ مسعود اور اِستغفار کرنے والوں کا مقام:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ

اللہ کا کام نہیں کہ انہیں عذاب کرے جب تک اے محبوب تم ان میں تشریف فرما ہو اور اللہ انہیں عذاب کرنے والا نہیں جب تک وہ بخشش مانگ رہے ہیں۔(۱)

رسولِ کریم رؤف الرحیم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے میری امت کے لیے مجھ پر دو امان نازل کی ہیں۔(پھر مذکورہ آیت کی تلاوت فرمائی۔)

(پھر فرمایا:) سو جب میں چلا جاؤں گا تو قیامت تک کے لیے عذابِ الٰہی سے امن کے واسطے تمہارے اندر اِستغفار چھوڑ جاؤں گا۔(۲)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ہم لوگوں کے لیے دنیا میں دو امان ہیں: نبی کریم ﷺ اور اِستغفار۔ ایک نے پردہ فرمالیا اور دوسری قیامت تک ہمارے پاس ہے۔(۳)

مستقل عذابِ الٰہی سے امن:

یعقوب بن محمد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

---

(۱) سورۃ الانفال، آیت: ۳۳

(۲) ترمذی، کتاب تفسیر القرآن، سورۃ الانفال، رقم: ۳۰۸۲، ج ۵، ص ۲۷۰

(۳) مراۃ المناجیح شرح مشکوۃ المصابیح، باب الاستغفار والتوبہ، ج ۳، ص ۵۴۸

بندہ مستقل عذاب الٰہی سے امن میں ہوتا ہے جب تک وہ اپنے گناہوں سے استغفار کرتا رہتا ہے۔(۱)

استغفار میں دنیوی واُخروی فائدہ:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَّاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَیْهِ یُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا
اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّ یُؤْتِ كُلَّ ذِیْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ

اور یہ کہ اپنے رب سے معافی مانگو پھر اس کی طرف توبہ کرو تمہیں بہت اچھا برتنا (فائدہ اٹھانا) دے گا ایک ٹھہرائے وعدہ تک اور ہر فضیلت والے کو اس کا فضل پہنچائے گا۔(۲)

تفسیر خزائن العرفان میں اس آیت کے تحت فرمایا: (یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ) عمرِ دراز اور عیشِ وسیع ورزقِ کثیر (عطا فرمائے گا۔)

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ اخلاص کے ساتھ توبہ واستغفار کرنا درازیٔ عمر وکشائشِ رزق کے لئے بہتر عمل ہے۔

معلوم ہوا کہ مؤمنوں کا مغفرت طلب کرنا باعث خیر وبرکت اور وسعت رزق کا سبب ہے۔اور اللہ تبارک وتعالیٰ ایسے شخص کو خوشگوار زندگی عطا فرمائے گا جیسا کہ اس ارشاد مبارک سے معلوم ہوا۔(۳)

---

(۱) کنزالعمّال، الباب الخامس، الفصل الاول فی الاستغفار، ج ۱، ص ۴۷۹، رقم: ۲۰۸۸

(۲) سورۂ ھود، آیت: ۳

(۳) تفسیر القرآن خزائن العرفان، سورۂ ھود، تحت الآیۃ: ۳

اِستِغفار پر خوشگوار زندگی کا وعدہ:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَ یٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَیْهِ یُرْسِلِ
السَّمَآءَ عَلَیْكُمْ مِّدْرَارًا وَّ یَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ

اور اے میری قوم! اپنے رب سے معافی چاہو پھر اس کی طرف رجوع لاؤ تم پر زور کا پانی بھیجے گا اور تم میں جتنی قوت ہے اس سے اور زیادہ دے گا۔(1)

اس آیت کی تفسیر میں حضرت صدرالافاضل سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ "خزائن العرفان فی تفسیر القرآن" میں فرماتے ہیں: جب قومِ عاد نے حضرت ہود علیہ السلام کی دعوت قبول نہ کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کے کفر کے سبب تین سال تک بارش موقوف کر دی اور نہایت شدید قحط نمودار ہوا اور ان کی عورتوں کو بانجھ کر دیا جب یہ لوگ بہت پریشان ہوئے تو حضرت ہود علیہ الصلوۃ والسلام نے وعدہ فرمایا کہ اگر وہ اللہ پر ایمان لائیں اور اس کے رسول کی تصدیق کریں اور اس کے حضور توبہ و اِستغفار کریں تو اللہ تعالیٰ بارش بھیجے گا اور ان کی زمینوں کو سرسبز و شاداب کر کے تازہ زندگی عطا فرمائے گا اور قوت و اولاد دے گا۔

حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مرتبہ امیر معاویہ کے پاس تشریف لے گئے تو آپ سے امیر معاویہ کے ایک ملازم نے کہا کہ میں مالدار آدمی ہوں مگر میرے کوئی اولاد نہیں مجھے کوئی ایسی چیز بتایئے جس سے اللہ مجھے اولاد دے۔ آپ نے فرمایا اِستغفار پڑھا کرو، اس نے اِستغفار کی یہاں تک کثرت کی کہ روزانہ سات سو مرتبہ اِستغفار پڑھنے لگا اس کی برکت

---

(1) سورۂ ھود، آیت: ۵۲

سے اس شخص کے دس بیٹے ہوئے۔ یہ خبر حضرت معاویہ کو ہوئی تو انہوں نے اس شخص سے فرمایا کہ تو نے حضرت امام سے یہ کیوں نہ دریافت کیا کہ یہ عمل حضور نے کہاں سے اخذ فرمایا۔ دوسری مرتبہ جب اس شخص کو امام سے نیاز حاصل ہوا تو اس نے یہ دریافت کیا، امام نے فرمایا کہ تو نے حضرت ہود کا قول نہیں سنا جو انہوں نے فرمایا:

يَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ

اور تم میں جتنی قوت ہے اس سے اور زیادہ دے گا

اور حضرت نوح علیہ السلام کا یہ ارشاد:

يُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ

اور مال اور بیٹوں سے تمہاری مدد کرے گا

فائدہ:

کثرتِ رزق اور حصولِ اولاد کے لئے اِستغفار کا بکثرت پڑھنا قرآنی عمل ہے۔

مفتی احمد یار بن یار محمد خان نعیمی اشرفی بدایونی گجراتی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۳۹۱ھ) اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: عبادت و اِستغفار سے دین و دنیا کی رحمتیں ملتی ہیں۔(۱)

دوسرے مقام پر اسی نعمت کا ذکر تفصیل سے کرتے ہوئے ارشاد فرمایا گیا:

اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّ
يُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا

اپنے رب سے معافی مانگو وہ بڑا معاف فرمانے والا ہے تم پر موسلا دھار مینہ بھیجے گا اور مال اور

---

(۱) نور العرفان تفسیر کنز الایمان، سورۃ ھود: تحت الآیۃ: ۵۲

بیٹوں سے تمہاری مدد کریگا اور تمہارے لیے باغ بنادے گا اور تمہارے لئے نہریں بنائے گا۔(۱)

ایمان لاکر مغفرت طلب کروتا کہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنی رحمتوں کے دروازے کھولے کیونکہ طاعات میں مشغول ہونا خیر و برکت اور وسعتِ رزق کا سبب ہوتا ہے۔اور مال واولاد بکثرت عطا فرمائے گا۔(۲)

بارش کے لیے دعا و اِستِغفار کی کثرت:

حضرت شعبی روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بارش طلب کرنے کے لیے باہر تشریف لائے اور آپ رضی اللہ عنہ نے دعا و استغفار سے زیادہ کچھ نہیں کیا۔آپ رضی اللہ عنہ سے کسی نے عرض کیا کہ ہم نے تو آپ کو بارش طلب کرتے نہیں دیکھا؟

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے آسمان کے ستاروں سے بارش طلب کی ہے جن سے بارش کا نزول کیا جاتا ہے پھر آپ نے سورہ نوح کی آیت تلاوت فرمائی۔(ترجمہ) اپنے رب سے معافی مانگو وہ بڑا معاف فرمانے والا ہے تم پر موسلا دھار مینہ بھیجے گا۔(۳)

اِستِغفار کرنے والوں کی ایک علامت:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ

---

(۱) سورۂ نوح، آیت: ۱۰ تا ۱۲

(۲) تفسیر القرآن خزائن العرفان، سورۂ ھود، تحت الآیۃ: ۱۰ تا ۱۲

(۳) کنز العمال، کتاب الصلوۃ، باب الاستسقاء، ج ۸، ص ۴۳۱، رقم: ۲۳۵۳۴

وہ رات میں کم سویا کرتے اور پچھلی رات استغفار کرتے۔(۱)

حضرت سیدنا سُفیان ثُوری رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ایک ہوا پیدا فرمائی ہے۔ جو سَحَری کے وقت چلتی ہے۔ اور اس وقت ذکرِ الٰہی عزوجل میں مگن اور گناہوں سے معافی مانگنے میں مشغول، خوش نصیبوں کی آوازوں کو ربِّ کریم عزوجل کی بارگاہ میں پیش کرتی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ بھی ارشاد فرمایا۔

رات شروع ہونے پر ایک فرشتہ عرش کے نیچے سے یہ ندا دیتا ہے، کہ اب عبادت گزاروں کو اُٹھ جانا چاہیے۔ چنانچہ عبادت گزار کھڑے ہو جاتے ہیں اور جتنی دیر اللہ تعالیٰ چاہتا ہے، نوافل ادا کرتے ہیں۔ جب آدھی رات گزر جاتی ہے۔ تو فرشتہ دوبارہ ندا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فرمانبرداروں کو اُٹھ جانا چاہیے۔ تو اطاعت گزار اپنے بستروں سے اُٹھ کر سَحَری تک عبادت میں مشغول رہتے ہیں۔

جب سَحَری کا وقت ہوتا ہے۔ تو فرشتہ ایک مرتبہ پھر ندا دیتا ہے۔ اب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں استغفار کرنے والوں کو اُٹھ جانا چاہیے۔ چنانچہ ایسے خوش نصیب اُٹھ جاتے ہیں اور اپنے ربِّ غفار عزوجل سے مغفرت طلب کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ اور جب فجر کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔ تو فرشتہ پکارتا ہے۔

اے غافلو! اب تو اُٹھو۔ پھر یہ لوگ اپنے بستروں سے یوں اُٹھتے ہیں، جیسے مُردے ہیں جنھیں ان کی قبروں سے نکال کر پھیلا دیا گیا ہے۔(۲)

---

(۱) سورۃ الذّٰریٰت، آیت: ۱۷، ۱۸

(۲) بیٹے کو نصیحت ترجمہ ایھا الولد، ص ۲٤

قدرت کے وسیلہ سے اِستغفار:

حضرت سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ربّ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: اے میرے بندو! میں نے ظلم کرنے کو اپنے آپ پر حرام کر دیا ہے اور اسے تمہارے درمیان بھی حرام کر دیا ہے لہذا ایک دوسرے پر ظلم نہ کیا کرو۔

اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو مگر جسے میں نے ہدایت دی تو مجھ سے ہدایت چاہو میں تمہیں ہدایت دوں گا۔

اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو مگر جسے میں نے کھلایا تو مجھ سے کھانا طلب کرو میں تمہیں کھلاؤں گا۔

اے میرے بندو! تم سب بے لباس ہو مگر جسے میں نے کپڑے پہنائے تو مجھ سے لباس طلب کرو میں تمہیں لباس عطا فرماؤں گا۔

اے میرے بندو! تم دن رات گناہ کرتے ہو اور میں تمام گناہوں کو بخش دیتا ہوں تو مجھ سے مغفرت طلب کرو میں تمہیں بخش دوں گا۔

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: اے میرے بندو! تم سب گناہ گار ہو مگر جسے میں نے بچایا، لہذا مجھ سے مغفرت کا سوال کرو، میں تمہاری مغفرت فرما دوں گا اور تم میں سے جس نے یقین کر لیا کہ میں بخش دینے پر قادر ہوں پھر مجھ سے میری قدرت کے وسیلہ سے اِستغفار کیا تو میں اس کی مغفرت فرما دوں گا۔(1)

---

(1) سنن ابن ماجہ، کتاب الزہد، باب ذکر التوبۃ، رقم: ٤٢٥٧، ج ٤، ص ٤٩٥

اِستِغفار کی کثرت دلوں کو اُجلا کر دیتی ہے:

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندہ جب ایک گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نقطہ لگا دیا جاتا ہے پھر اگر وہ توبہ کرے اور اس گناہ سے باز آ جائے اور اِستِغفار کرے تو اس کا دل چمکا دیا جاتا ہے اور اگر وہ مزید گناہ کرے تو اس سیاہی میں اضافہ کر دیا جاتا ہے یہاں تک کہ اس کے دل پر غلاف آ جاتا ہے یہ وہی زنگ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں یوں ذکر فرمایا ہے:(۱)

كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ

کوئی نہیں بلکہ ان کے دلوں پر زنگ چڑھا دیا ہے ان کی کمائیوں نے۔(۲)

دلوں کے زنگ کی صفائی اِستِغفار ہے:

سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ محبوب ربُّ العالمین، جناب صادق و امین عزوجل و ﷺ کا فرمان دلنشین ہے: بے شک لوہے کی طرح دلوں کو بھی زنگ لگ جاتا ہے اور اس کی جلاء (یعنی صفائی) اِستِغفار کرنا ہے۔(۳)

یہ حقیقت ہے کہ انسان خطا و نسیان کا پُتلا ہے، غلطی اور گناہ کرنا اس کی جبلت میں داخل ہے، مگر بہترین انسان وہ ہے جو اپنے گناہوں پر ندامت کے ساتھ آنسو بہائے اور اپنے کیے پر اللہ تعالیٰ سے رجوع کرے، معافی مانگے اور آئندہ گناہ نہ کرنے کا عزم کرے۔ یہی عمل

---

(۱) ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورة (ویل للمطففین)رقم: ۳۳۴۵ ج ۵، ص ۲۲۰

(۲) سورة المطففین، آیت: ۱۴

(۳) مجمع الزوائد، کتاب التوبہ، باب ماجاء فی الاستغفار، رقم: ۱۷۵۷۵ ج ۱۰، ص ۳۴۶